شرعی ضابطہ رؤیت ہلال

اور

ہلال کمیٹی کی شرعی حیثیت

تالیف

فقیہ العصر حضرت مولانا

مفتی عبد الشکور صاحب ترمذی

نور اللہ مرقدہ

فقیہ العصر حضرت مفتی سید عبد الشکور ترمذی قدس سرہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

شرعی ضابطہ رؤیت اور ہلال کمیٹی کی شرعی حیثیت

ایک جگہ چاند نظر آنے کی صورت میں اس پر پورے ملک میں عمل کرنے کا شرعی ضابطہ

تمام مسلمانوں کو عموماً اور علماء کرام نیز اراکین ہلال کمیٹی کیلئے خصوصیت کے ساتھ اس پر توجہ کرنے اور مسئلہ کی خالص اسلامی شرعی حیثیت پر غور وفکر کی ضرورت ہے کہ ایک جگہ چاند نظر آنے کی صورت میں پورے ملک میں اس پر عمل کرنے روزہ رکھنے یا عید کرنے کیلئے اسلامی شریعت کی رو سے کیا ضابطہ مقرر کیا گیا ہے۔

اس سلسلہ میں سب سے پہلے اس پر نظر رکھنے کی ضرورت ہے کہ چاند کے نظر آنے کا فیصلہ رؤیت ہلال کے مسلمہ شرعی قانون شہادت کے عین مطابق اور اس کے تمام تقاضوں کو پورا کر رہا ہو، پھر اس فیصلہ کے اعلان کا طریقہ بھی شرعی قاعدہ کے موافق ہونا ضروری ہے یہ کام اراکین ہلال کمیٹی کا ہے، اس لئے ہلال کمیٹی میں ایسے اراکین کا وجود بھی ضروری ہے جو فقہ اسلامی کے مسلمہ ضابطہ شہادت پر عبور رکھتے ہوں۔ ان دو باتوں کی پابندی کے ساتھ رؤیت ہلال کا اعلان کیا جائیگا تو ایک جگہ چاند نظر آنے کی صورت میں اس پر پورے ملک میں عمل کرنا لازم ہو جائے گا۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: صوموا لرؤیتہ وافطروا لرؤیتہ کہ چاند دیکھنے پر روزہ رکھو اور چاند دیکھنے پر عید کرو۔

اس ارشاد گرامی میں مطلق رؤیت ہلال اور چاند کے دیکھنے پر روزہ اور عید کا حکم دیا گیا ہے، خواہ کسی جگہ بھی چاند دیکھا گیا ہو۔

ایک جگہ کی رؤیت اور چاند کے دیکھنے پر تمام بالغ مسلمانوں کو روزہ اور عید کا مکلّف کر دیا گیا ہے، ہر ہر جگہ یا ہر ہر شخص کے چاند دیکھنے پر روزہ اور عید کو موقوف نہیں رکھا گیا، اس لئے ملک کے کسی دور دراز حصہ میں بھی اگر شرعی ضابطہ رؤیت کے مطابق چاند دیکھنے کا فیصلہ ہو گیا ہو اور اس کا اعلان بھی شرعی ضابطہ کار کے موافق ہوا ہو تو اس پر پورے ملک میں عمل درآمد کرنا ضروری ہو جائے گا اور یہ عذر مسموع نہ ہو گا کہ ہم نے بچشم خود چاند نہیں دیکھا یا یہ کہ ہمارے شہر یا قرب وجوار میں چاند نظر نہیں آیا۔

رؤیت ہلال کیلئے شرعی ضابطہ شہادت

گواہوں کیلئے ضروری ہے کہ ان میں اوصاف شہادت ان کا مسلمان ہونا، بالغ، بینا، اور عادل ہونا پائے جاتے ہوں، نیز لفظ اشہد سے مجلس قاضی حاکم مسلم میں شہادت دیں، اور وہ اپنے چاند دیکھنے کی شہادت دیں یا کسی قاضی، حاکم مسلم کے سامنے گواہ پیش ہونے اور اس پر قاضی، حاکم مسلم کے فیصلہ رؤیت کی شہادت دیں۔ سنی سنائی بات نہ ہو آنکھوں دیکھا واقعہ کا بیان اور چاند دیکھنے یا

فیصلہ حاکم مسلم ،کی شہادت دیں۔ تیسری صورت یہ ہے کہ کسی کی شہادت پر شہادت دیں یعنی جس شخص نے چاند دیکھا ہے وہ کسی معقول عذر کی وجہ سے مجلس قاضی ،حاکم مسلم میں حاضری سے معذور ہے،تو وہ دوگواہ اس پر بنائے کہ میں نے چاند دیکھا ہے تم میری اس گواہی کے گواہ بن جاؤ اور قاضی کی مجلس میں میری شہادت پہونچادو، جب قاضی مسلم حاکم کی مجلس میں یہ دوگواہ چاند دیکھنے والے کی شہادت پر شہادت دیں گے تو ان دونوں کی شہادت اس ایک شخص کے قائم مقام ہوجائے گی اس شہادت علی الشہادت کی مزید تفصیلات کتب فقہ اسلامی سے معلوم کی جاسکتی ہیں۔

نصاب شہادت

چاند کے ثبوت کیلئے گواہوں کی وہ مقررہ شرعی تعداد جس کے بغیر چاند کے نظر آنے کا شرعی طور پر ثبوت نہیں ہوسکتا اس کو نصاب شہادت کہتے ہیں اس کی مختصر تفصیل حسب ذیل ہے:

(۱) اگر مطلع صاف نہ ہو یعنی کوئی بادل کوئی غبار یا دھواں وغیرہ افق پر ایسا چھایا ہوا ہو جو چاند کو چھپا سکے تو رمضان المبارک کے چاند کے علاوہ عیدین سمیت دوسرے تمام مہینوں کیلئے دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت ضروری ہے، بشرطیکہ شاہدوں میں مذکورہ اوصاف شہادت موجود ہوں۔

(۲) اگر مطلع صاف ہو تو ایسی حالت میں عیدین کے چاند کیلئے صرف

دو، چار گواہوں کے اس بیان کا اعتبار نہ ہوگا کہ ہم نے چاند دیکھا ہے بلکہ اس صورت میں جم غفیر یعنی بڑی جماعت کی گواہی ضروری ہوگی جو مختلف اطراف سے آئے ہوں اور اپنی اپنی جگہ چاند دیکھنا بیان کرتے ہوں۔

(۳) ہلال رمضان وعیدین کے علاوہ باقی نو مہینوں کے چاند میں خواہ مطلع صاف ہو یا نہ صاف ہو بہر دو صورت دو مردوں یا ایک مرد اور دو عورتوں کی شہادت سے چاند کا ثبوت ہو جاتا ہے۔ (شامی ج ۲)

(۴) اب رہا معاملہ رمضان المبارک کے چاند کا تو مطلع صاف ہونے کی صورت میں دوسرے تمام چاندوں کی طرح جم غفیر یعنی بڑی جماعت کی شہادت ضروری ہے دو، چار آدمیوں کی شہادت کا اعتبار نہیں ہے۔ البتہ مطلع نہ صاف ہونے کی صورت میں صرف رمضان المبارک کی خصوصیت ہے کہ صرف ایک ثقہ مسلمان مرد یا ایک ثقہ مسلمان عورت کی شہادت سے رمضان المبارک کے چاند کا ثبوت ہو جاتا ہے (کنز)

عام طور پر چاند کے دیکھنے کے معاملہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے شہادت کا معاملہ قرار دیا ہے اس لئے تمام چاندوں میں شرائط شہادت کا لحاظ رکھا گیا ہے مگر رمضان المبارک کے چاند میں خبر کو کافی سمجھا گیا ہے، بشرطیکہ خبر دینے والا ثقہ مسلمان ہو ترمذی، ابو داود، نسائی وغیرہ میں ایک اعرابی اور ابو داود کی روایت میں حضرت ابن عمر کی روایت سے ثابت ہے کہ صرف ایک ثقہ مسلمان کی

خبر پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے شروع کرنے اور روزہ رکھنے کا اعلان فرمادیا سنن دار قطنی میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے عید کے چاند کیلئے دو آدمیوں سے کم کی شہادت کافی نہیں قرار دی (شرح وقایہ ج ا ص ۳۰۹)

ایسی ہی احادیث کے پیش نظر فقہاء اسلام نے وہ ضابطہ شہادت مقرر کیا ہے جس کی مختصر تفصیل سطور بالا میں لکھ دی گئی ہے۔

(۵) استفاضہ خبر: اس کی شرط یہ ہے کہ مختلف اطراف سے مختلف آدمی یہ بیان کریں کہ ہم نے چاند خود دیکھا ہے اور یہ کہ ہمارے سامنے فلاں شہر کے قاضی نے چاند دیکھنے کی شہادت قبول کر کے چاند ہو جانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جب ایسا بیان دینے والوں کی تعداد اتنی ہو جائے کہ عقلاً ان کے جھوٹے ہونے کا کوئی احتمال نہ رہے تو اس خبر مستفیض پر روزہ اور عید دونوں میں عمل جائز ہے اس میں نہ شہادت شرط ہے نہ شرائط شہادت ضروری، اس لئے اگر ملک کے مختلف حصوں اور سمتوں سے دس بیس ٹیلیفون وغیرہ کے ذریعہ چاند دیکھنے والوں کی طرف سے اطمینان بخش خبریں آجائیں تو ان پر اطمینان کیا جاسکتا ہے (از شامی ج ۲)

ہلال رمضان میں چونکہ شہادت یا استفاضہ خبر دونوں شرط نہیں ہے ایک ثقہ مسلمان کی خبر بھی کافی ہے اس لئے خط اور ٹیلیفون کی خبروں پر اس شرط کے ساتھ عمل کرنا درست ہے کہ خبر دینے والے کا خط یا آواز پہچانی جائے اور وہ بچشم

خود دیکھنا بیان کرے اور جس کے سامنے یہ خبر بیان کی جارہی ہے وہ اس کو پہچانتا ہو، ٹیلیگرام اور وائرلیس سے آئی ہوئی خبروں میں چونکہ خبر دینے والے کی شناخت نہیں ہوسکتی اس لئے ان خبروں سے ہلال ثابت نہ ہوگا۔

ٹیلیفون وغیرہ آلات جدیدہ

شرعی ضابطہ رؤیت کے مطابق شاہد کیلئے ضروری ہے کہ قاضی، حاکم مسلم کی مجلس میں خود حاضر ہوکر شہادت دے پس پردہ یا دور سے بذریعہ خط یا ٹیلیفون یا وائرلیس ریڈیو وغیرہ جدید آلات کے ذریعہ کوئی شہادت دے تو وہ شہادت نہیں بلکہ محض ایک خبر ہے۔ جن معاملات ومسائل میں خبر کافی ہے ان میں اس پر عمل کرنا جائز ہوگا اور جن معاملات میں ثبوت کیلئے شہادت ضروری ہے ان میں یہ خبر کافی نہ سمجھی جائے گا اگر چہ آواز پہچانی جائے اور بولنے والا ثقہ اور قابل شہادت ہو، آج کی موجودہ عدالتوں میں بھی یہ شرط ضروری سمجھی گئی ہے۔

کوئی جج کسی گواہ کا بیان ٹیلیفون یا ریڈیو وغیرہ پر شہادت کیلئے کافی نہیں سمجھتا بلکہ سامنے آکر بیان دینے کو ضروری سمجھا جاتا ہے ان آلات کے ذریعہ چونکہ شہادت کی شرط شاہد کا قاضی، حاکم مسلم کے روبرو ہونا نہیں پایا جاتا اس لئے ان سے چاند کا ثبوت نہیں ہوتا۔

ہلال کمیٹی کے اعلان کی شرعی حیثیت

ہلال کمیٹی اگر شہادت کے مذکورہ شرعی ضابطہ اور نصاب شہادت کو ملحوظ

رکھ کر چاند کے نظر آنے کا اعلان کرتی ہے تو یہ اعلان شرعی حیثیت سے اس کمیٹی کے دائرۂ اختیار اور حدود ولایت میں نافذ العمل ہوگا ضلعی کمیٹی کا حکم ضلع اور صوبائی کمیٹی کا حکم صوبہ میں نافذ العمل ہوگا اور اگر کمیٹی کو مرکزی حکومت کی طرف سے یہ اختیار دیا گیا ہوگا تو اس کے اعلان پر پورے ملک میں عمل کرنا روزہ رکھنا اور عید کرنا ضروری ہوگا، اس کی مخالفت شرعی حکم کی مخالفت کیوجہ سے معصیت اور گناہ ہوگا مگر یہ اعلان واضح اور صاف طریقہ سے ہونا چاہئے کہ اعلان کی شرعی بنیاد یہ ہے اور ہلال کا ثبوت فلاں شرعی طریقہ سے ہوا ہے۔ لیکن اگر ہلال کمیٹی کے اعلان میں شرعی سقم ہو یا ثبوت ہلال میں شرعی ضابطہ ہلال کا لحاظ نہ رکھا گیا ہو مثلاً مطلع صاف ہونے کی صورت میں صرف ایک شہادت کی بنیاد پر رمضان المبارک کے چاند کا اعلان کر دیا گیا یا جس جگہ شہادت کی ضرورت ہو ٹیلیفون پر شہادت لے لی گئی تو اس طرح کے اعلان کی کوئی شرعی حیثیت نہیں ہے اس پر عمل کرنا واجب نہ ہوگا، نہ اس کی مخالفت سے معصیت اور گناہ لازم آئے گا۔

ٹیلیفون ریڈیو وغیرہ آلات جدیدہ کے ذریعہ اگر چہ شہادت ادا نہیں کی جاسکتی لیکن جب شرعی ضابطہ کے مطابق شہادت سے چاند کا ثبوت اور فیصلہ ہو جائے تو اب ان آلات جدیدہ ٹیلیفون اور ریڈیو، ٹیلی ویژن وغیرہ کے ذریعہ اس فیصلہ کا اعلان شرعاً معتبر ہوگا اور اعلان کنندہ کے اپنے حدود ولایت اور دائرہ اختیار میں اس پر عمل کرنا ضروری ہوگا جس طرح ایک شہر کے قاضی، حاکم مسلم کا

فیصلہ اس شہر اور اس کے مضافات کیلئے واجب العمل ہے اگر کوئی قاضی یا ہلال
کمیٹی ضلع یا صوبہ یا پورے ملک کیلئے ہوتو اس کا فیصلہ اپنے اپنے حدود ولایت
میں واجب العمل ہوگا اس لئے جو فیصلہ مرکزی رؤیت ہلال کمیٹی کی طرف سے
ریڈیو پر نشر کیا جائے اور اس میں مذکورہ صدر شرعی ضابطہ شہادت سے کام لیا گیا ہو،
وہ پورے ملک کیلئے نافذ العمل ہوگا، بشرطیکہ کوئی علاقہ ایسا نہ ہو جہاں اختلاف
مطالع کا اعتبار کرنا اس لئے ضروری ہو کہ اس کے عدم اعتبار سے کسی جگہ مہینہ
۲۸/ دن کا اور کسی جگہ ۳۱/ کا ہونا لازم آتا ہو۔

اوپر گذر چکا ہے کہ ضلعی اور صوبائی کمیٹیوں کا فیصلہ انکی اپنی حدود ولایت
میں نافذ ہوگا اور مرکزی کمیٹی کا فیصلہ اس کو ولایت عامہ حاصل ہونے کی وجہ سے
پورے پاکستان کیلئے موجب عمل ہوگا، البتہ ضلعی یا صوبائی کمیٹیوں کے فیصلوں کو دو
معتبر شہادتوں کے ساتھ مرکزی کمیٹی تک پہونچا دیا جائے جس کو شہادت علی
القضاء کہتے ہیں یا یہ فیصلے بطور استفاضہ خبر کے مرکزی کمیٹی تک پہونچ جائیں اور
مرکزی کمیٹی اس کو اپنے اختیار سے نافذ کردے تو اس صورت میں ضلعی اور
صوبائی کمیٹیوں کا فیصلہ بھی تمام ملک کیلئے واجب العمل ہوگا صرف ٹیلیفون وغیرہ
کے ذریعہ مرکزی کمیٹی تک فیصلہ کی خبر دے دینا پورے ملک میں نافذ العمل ہو
نے کیلئے شرعاً کافی نہیں ہے آج کل کے تیز رفتار سواریوں کے دور میں ہوائی جہاز
وغیرہ کے ذریعہ مرکزی کمیٹی تک ضلعی یا صوبائی کمیٹیوں کے فیصلوں کو بروقت

پہونچا دینا کوئی مشکل کام نہیں ہے شرعی مسئلہ کیلئے حکومت کو بھی اس بوجھ کا بر داشت کر لینا نہایت آسان ہے۔

ہاں اگر ضلعی یا صوبائی کمیٹیوں کو مرکزی ہلال کمیٹی نے بنایا ہو اور ان کو فیصلہ کا اختیار بھی دیا ہو تو پھر ان کمیٹیوں کے فیصلے کا بذریعہ ٹیلیفون مرکزی کمیٹی تک پہونچ جانا بھی معتبر ہوگا۔

یہ تو ہوا رؤیت ہلال کے ثبوت کا شرعی طریقہ اور اس کے اعلان کے معتبر ہونے کا بیان اب رہا یہ کہ ہلال کمیٹی کے پاس رؤیت کی کوئی شہادت نہیں پہونچی یا پہونچی تو ہے مگر وہ شرعاً قابل اعتبار نہ تھی تو ایسی صورت میں ہلال کمیٹی کی طرف سے یہ اعلان کر دیا جاتا ہے کہ چاند نظر نہیں آیا حالانکہ اس فیصلہ کیلئے کہ ''چاند نظر نہیں آیا'' ملک کے ہر ہر شہر قریہ اور تمام حصوں میں چاند کے دیکھنے کا بڑے وسیع اہتمام کرنے کی ضرورت ہے کہ ملک کا کوئی گوشہ ایسا نہ رہا ہو کہ جس میں یہ احتمال باقی رہ گیا ہو کہ شاید اس حصہ میں چاند نظر آ گیا ہو، ظاہر ہے کہ اتنے وسیع پیانہ پر چاند دیکھنے کا انتظام عملی طور پر اس وقت نہیں پایا جاتا اور پھر اس یقین کی کوئی شرعی بنیاد مرکزی ہلال کمیٹی کے پاس موجود نہیں ہوتی کہ ملک کے کسی گوشہ میں بھی چاند نظر نہیں آیا اسی لئے گذشتہ سے پیوستہ سال میں بقرہ عید کے چاند کے نہ ہونے کے اعلان کے باوجود بعد میں چاند نظر آنے کے ثبوت کی بنیاد پر کمیٹی کو اپنا فیصلہ بدلنا پڑا تھا اس لئے نفی رؤیت کے اعلان میں بہت زیادہ محتاط انداز بیان اختیار

کرنا لازمی ہے مثلاً اس طرح اعلان کیا جائے کہ اب تک کی جستجو اور تلاش سے
چاند دیکھنے کا کوئی شرعی ثبوت نہیں مل سکا طلب وجستجو کا سلسلہ جاری ہے جب شرعی
ثبوت ملے گا اس کا اعلان کردیا جائے گا۔

اس اعلان کے بعد حسب سابق عمل جاری رہے یعنی ۲۹ر رمضان کی
صورت میں تراویح پڑھی اور روزہ رکھا جائے اور شعبان کی ۲۹ر ہو تو یوم شک کے
احکام پر عمل کیا جائے اور کمیٹی اپنے ممکنہ ذرائع اور وسائل کو عمل میں لا کر چاند
دیکھنے کا ثبوت مہیا کرنے میں مصروف رہے شب وروز یہ سلسلہ ثبوت مہیا کرنے
کا جاری رہے اور ذی الحجہ کے چاند میں تو یہ سلسلہ نوروز تک جاری رہ سکتا ہے۔ ۲۹ر
تاریخ کو اور وہ بھی رات کے پہلے ہی حصہ میں نفی رؤیت کا اعلان کردینا کسی طرح
بھی قاعدہ شرعی پر منطبق نہیں ہوتا۔

اس تمام تر جد وجہد کے باوجود بھی اگر کوئی شرعی ثبوت رؤیت کا مہیا نہ ہو
سکا اور مرکزی کمیٹی چاند دیکھنے کا اعلان کرنے میں کامیاب نہ ہو سکی، اور فرض کیجئے
ملک کے کسی حصہ میں شرعی طریقہ پر چاند نظر آنے کا ثبوت ہو جائے اور مرکزی کمیٹی
تک اس کی اطلاع شرعی طریقہ سے نہ پہنچ سکی ہو تو کمیٹی پر کسی طرح کی دارو گیر
اور ملامت کا حق حاصل نہیں ہے اور جس حصہ ملک میں ثبوت شرعی کے بعد رمضان
وعید کا ثبوت ہو گیا ہو ان کو اپنے شرعی ثبوت کے مطابق عمل کرنا لازم ہے۔ فقط

۱۱ر رمضان ۱۴۰۴ھ